دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Dar-ul-ifta Ahl-e-sunnat

ریفرینس نمبر: har 5183 بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ تاریخ: 20-02-2019

امتحانات میں رشوت لے کر نقل کروانا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ Examination staff کو اس لئے کھانا کھلانا اور تحفہ دینا تاکہ وہ ہمارے طلبہ کو چیٹنگ (نقل) کرنے دیں۔ یہ کیسا ہے؟ **سائلہ: بنت نواز (خوشاب)**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

قوانین شرعیہ کے مطابق اپنا کام نکلوانے یا دوسروں کی حق تلفی کے لئے کسی کو کچھ دینا رشوت کہلاتا ہے، اس کے مطابق Examination staff کو اس مذموم غرض سے کھانا کھلانا یا تحفہ دینا، اپنا کام نکلوانے اور نقل نہ کرنے والے طلبہ کی حق تلفی کے لئے ہے، لہٰذا رشوت و ناجائز ہے۔ پھر یہ کہ امتحانات میں نقل کرنا یا کروانا خود مستقل طور پر ناجائز و حرام کام ہے۔ اولاً اس لئے کہ قانوناً جرم ہے اور پکڑے جانے کی صورت میں ذلت و رسوائی کا سبب ہے اور ایسا ملکی قانون، جو خلاف شریعت نہ ہو اور اس کی خلاف ورزی میں ذلت کا اندیشہ ہو، ایسے قانون پر شرعاً بھی عمل واجب ہے۔ ثانیاً اس لئے کہ نقل کرنے میں نگرانی کرنے والوں، پیپر چیک کرنے والوں اور اس ڈگری کے ذریعے نوکری دینے والوں کے ساتھ دھوکہ ہے حالانکہ احادیث کریمہ میں دھوکہ دینے سے منع فرمایا گیا ہے۔ ثالثاً اس لئے کہ نقل کرنے میں بغیر نقل پیپر دینے والے طلبہ کی حق تلفی ہے اور یہ بھی ناجائز ہے۔ الغرض نقل کرنا یا کروانا کئی وجوہ سے ناجائز ہے اور ایسا ناجائز کام بغیر رشوت بھی ناجائز و حرام ہے، تو رشوت دے کر کرنے یا کرانے میں اس کی شناعت و برائی میں اضافہ ہو جائے گا، لہٰذا اس مذموم غرض سے کھانا کھلانا یا تحفہ دینا سخت ناجائز و حرام ہے، کھانے والے، کھلانے والے، یونہی تحفہ کا لین دین کرنے والے رشوت کے گناہ کے ساتھ ساتھ، نقل کے گناہ میں معاون و مددگار بننے کی وجہ سے سخت گناہ گار و عذاب نار کے حقدار ہوں گے، لہٰذا اس سے بچنا فرض ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿سَمّٰعُوۡنَ لِلۡکَذِبِ اَکّٰلُوۡنَ لِلسُّحۡتِ﴾ ترجمہ کنز الایمان: بڑے جھوٹ سننے والے،

بڑے حرام خور۔ (القرآن، پارہ6، سورۃ المائدۃ، آیت42)

مذکورہ بالا آیت کریمہ کے تحت حضرت علامہ ابو بکر احمد الجصاص علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:"اتفق جمیع المتاولین لهذه الآية على ان قبول الرشا حرام، واتفقوا انه من السحت الذي حرمه الله تعالى "اس آیت کے تمام مفسرین نے اتفاق کیا اس بات پر کہ بے شک رشوت کا قبول کرنا حرام ہے اور اس بات پر (بھی) اتفاق کیا کہ رشوت اس سحت میں سے ہے، جسے اللہ تبارک و تعالی نے حرام فرمایا ہے۔ (احکام القرآن للجصاص، ج2، ص607، مطبوعہ کراچی)

جامع الترمذی میں ہے:"لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم الراشی والمرتشی" رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے رشوت دینے اور لینے والے پر لعنت فرمائی۔

(جامع الترمذی، ج1، ص248، مطبوعہ کراچی)

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ رشوت کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:" الرشوة بالكسر: ما يعطيه الشخص الحاكم وغيره ليحكم له او يحمله على ما يريد "رشوت کسرہ کے ساتھ اس چیز کا نام ہے، جو آدمی حاکم یا اس کے غیر کو دے تاکہ وہ اس کے حق میں فیصلہ کر دے یا وہ چیز اسے ابھارے اس کام پر، جو رشوت دینے والا چاہتا ہے۔

(ردالمحتار، ج8، ص42، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلی حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں:" رشوت لینا مطلقاً حرام ہے۔ کسی حالت میں جائز نہیں۔ جو پرایا حق دبانے کے لئے دیا جائے رشوت ہے، یوہیں جو اپنا کام بنانے کے لئے حاکم کو دیا جائے رشوت ہے۔"

(فتاوی رضویہ، ج23، ص597، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

حضرت علامہ مفتی محمد وقار الدین علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:" رشوت کے معنی اپنے مفاد کے لئے یا کسی کی حق تلفی کے لئے رقم دے کر وہ کام کرنا ہے۔ ملخصا" (وقار الفتاوی، ج3، ص314، مطبوعہ بزم وقار الدین، کراچی)

گناہ کے کام میں معاونت منع ہے۔ چنانچہ اللہ تبارک و تعالی کا ارشاد ہے: ﴿وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور گناہ اور زیادتی میں باہم مدد نہ دو۔ (القرآن، پارہ6، سورۃ المائدہ، آیت2)

دھوکہ دینے والے کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"ليس منا من غشنا" وہ ہم میں سے نہیں، جو ہمیں دھوکہ دے۔ (صحیح المسلم، ج1، ص70، مطبوعہ کراچی)

ایک اور حدیث پاک میں نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"ليس منا من غش مسلماً او ضره او

ما کرہ" ہم میں سے نہیں جو کسی مسلمان کو دھوکہ دے یا اسے ضرر پہنچائے یا فریب دے۔

(کنز العمال، ج4، ص26، مطبوعہ لاھور)

ذلت ورسوائی والے کام سے بچنا ضروری ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لا ینبغی للمؤمن أن یذل نفسه" مومن کو جائز نہیں کہ خود کو ذلت ورسوائی میں مبتلا کرے۔

(جامع الترمذی، ج02، ص498، مطبوعہ لاھور)

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "من اعطی الذلة من نفسه طائعاً غیر مکرہ فلیس منا" جو شخص بغیر مجبوری اپنے آپ کو ذلت پر پیش کرے، وہ ہم میں سے نہیں۔

(الترغیب والترھیب، ج2، ص244، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

سیدی اعلی حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: "کسی ایسے امر کا ارتکاب جو قانوناً، ناجائز ہو اور جرم کی حد تک پہنچے شرعاً بھی ناجائز ہو گا کہ ایسی بات کے لئے جرم قانونی کا مرتکب ہو کر اپنے آپ کو سزا اور ذلت کے لئے پیش کرنا شرعاً بھی روا نہیں و قد جاء الحدیث عنه صلی اللہ تعالی علیه وسلم ینھی المومن ان یذل نفسه۔ (تحقیق نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے حدیث آئی ہے کہ آپ نے مومن کو اپنے آپ کو ذلت میں ڈالنے سے منع فرمایا۔) ملخصا"

(فتاوی رضویہ، ج20، ص192، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

اللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو محمد محمد سرفراز اختر عطاری

14 جمادی الثانی 1440ھ/20 فروری 2019ء

الجواب صحیح

مفتی ابو الحسن فضیل رضا عطاری

خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰے کے حصول کیلئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیر اہلِ سنّت کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سننے اور ہر جُمعرات مغرب کی نَماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتِماع میں بہ نیتِ ثواب ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجاء ہے

نوٹ! دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے یا تحریر کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج darulitaahlesunnat کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔